تعزیتی اجتماعات سے چند مشاہیر کے تقاریر کے

اقتباس

تو اس موقعہ پر **جناب صدر غلام اسحاق خان نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا**

"شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے علمی و دینی اور قومی و سیاسی کردار، دین اسلام کے لئے مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ صدر نے کہا مولانا انتہائی نیک اور متقی انسان تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قلب و ذہن کی بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ مرحوم فقہ و حدیث کے بہت عالم اور استاد تھے۔"

حضرت شیخ الحدیثؒ ایک عالمگیر، ہمہ گیر اور بے حد ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آج تیرھواں دن ہے مرحوم کو وفات ہوئے۔ مگر تعزیت کنندگان کے دور دراز علاقوں سے وفود، علماء اور مشائخ کے قافلے، بزرگانِ دین کی جمعیتیں، افغان قائدین، محاذ جنگ کے جرنیلوں اور مجاہدین اور صالحین امت کی غمزدہ ٹولیاں آ آ کر حضرت اقدسؒ کے مزار پہ فاتحہ خوانی پڑھتے، ایصال ثواب کرتے اور بے تابانہ آنسو کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور حضرت کے صاحب زادوں سے مل مل کر اپنے دل کی حسرتیں مٹاتے ہیں۔ افغان مجاہدین کے متعدد وفود، محاذ جنگ کے کمان دانوں، اپنی جماعتوں کے امیروں اور مشائخ کی قیادت میں تسلسل سے آرہے ہیں۔ جن میں دو سے تین ہزار تک افراد شریک ہوتے ہیں۔ بلوچستان کے دور دراز علاقے جہاں ٹریفک کے وسائل بھی میسر نہیں تین تین اور چار چار روز کے مسلسل سفر کے بعد پہنچتے اور اپنے شیخؒ کی خدمت میں دعا و استغفار، تلاوت و ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

بعض مشاہیر کی آمد پر بغیر کسی اہتمام کے تعزیتی اجتماعات بھی ہوئے اور خطابات بھی۔ بعض قومی رہنماؤں اور ہفت گانہ اتحاد افغانستان کے مرکزی قائدین کے تقاریر کے بعض اقتباسات آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

میں اور میرے رفقاء یہاں حاضر ہوئے ہیں کہ ہم ایک بڑی اور عظیم شخصیت حضرت مولانا عبدالحقؒ کی ناگہانی وفات کے موقع پر تعزیت کریں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ سے میری وابستگی گذشتہ تین سال سے رہی ہے۔ جب سے میں نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا تو میں نے جب بھی مولانا مرحوم سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے مجھے فرمایا:۔

"میں آپ کو اتنا کہوں گا کہ اگر پاکستان کو آپ صحیح اسلامی فلاحی مملکت بنائیں اور یہ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے تو ہمارا ساتھ اور دعائیں بھی آپ کے ساتھ رہیں گی۔"

جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو میں مولانا سمیع الحق صاحب سے کہتا تھا کہ حضرت مولانا صاحبؒ جب بھی یہاں آئیں تو میں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی طبیعت ان کو اتنی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ اسمبلی کے تمام

امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ لیکن عموماً جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو وہ شرکت کے لئے اسلام آباد تشریف لاتے۔
اس موقع پر میں اتنا ہی کہوں گا کہ

جہاں تک حضرت کا تعلق ہے تو وہ آپ کے پاس ایسی روایات چھوڑ کر گئے ہیں آپ ان کے نقشِ قدم پر چلیں علاقے کی خدمت کریں۔ اسلام کی خدمت کریں اور مولانا مرحوم کی وہ خواہش پوری کریں جس کے لئے مرحوم نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ میں تقریر کرنے کے لئے یہاں نہیں کھڑا ہوا۔ میں اتنا ہی کہوں گا کہ تین چار سالوں میں میری وزارت عظمیٰ کے دور میں مجھے ان سے جو ملاقات کا شرف ملا تو میں یہی کہوں گا کہ وہ میرے لئے ایک عظیم ہستی تھی اور ان کی یہ سب سے بڑی خواہش تھی کہ دین ہی کی بالادستی ہونی چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے کہ ہم پاکستان کو صحیح اسلامی اور فلاحی مملکت بنا سکیں۔

آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خان نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ:۔

"شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق" کے قومی اسمبلی میں اور سیاسی و دینی محاذ پر ان کی لازوال خدمات کو تاریخ کا روشن باب قرار دیا۔ انہوں نے کہ شیخ الحدیث گو مادی اعتبار سے اس دنیا سے وفات پا چکے ہیں۔ لیکن ان کے ہزاروں تلامذہ، ان کے ہزاروں عقیدت مند اور پیروکار بالخصوص ان کے لائق فرزند اور عظیم سیاسی رہنما مولانا سمیع الحق کی مساعی تحریک نفاذ شریعت کی کوششیں قیامت تک مولانا عبدالحق کا نام زندہ رکھیں گی۔ آیئے آج ہم عہد کریں کہ مولانا عبدالحق مرحوم نے جس مشن کو جاری فرمایا تھا اس کی تکمیل و تنفیذ تک اور اس عظیم مقصد کے حصول میں ہم اپنی جان تک کھپا دیں۔

اسلام دشمن قوتیں ایسی بڑی شخصیتوں کے انتقال پر خوش ہوتی ہیں لیکن مولانا مرحوم ایسے آدمی ہیں جو اپنے بعد ہزاروں شاگردوں کا ایک وسیع سلسلہ چھوڑ گئے ہیں ان کے لائق فرزندان کے مخلص تلامذہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے مشن کو جاری رکھیں گے اور جب تک اسلام کا جھنڈا بلند نہیں ہو جاتا اس نظام کی حفاظت کے لئے کام کرتے رہیں گے۔

اتحاد اسلامی افغانستان کے امیر عبدرب الرسول سیاف نے کہا:۔

اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث عبدالحق کو اپنی رضا سے نوازے۔

مولانا عبدالحق" شیخ الحدیث تھے اور ان کی زندگی کا زیادہ تر حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی خدمت و تعلیم اور توضیح و تشریح میں گذرا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وہ کردار و عمل کے لحاظ سے بہت بلند مقام اور رتبہ پر فائز تھے حضور اقدس کا ارشاد ہے۔

کہ میں آدم کی اولاد میں سب سے بڑھ کر اجود اور سخی ہوں اور میرے بعد اجود وہ ہوں گے جنہوں نے خود علم سیکھا ہو اور دوسروں کو سکھایا ہو۔ دوسرا اجود وہ ہے جس نے خود کو اللہ کی راہ میں قربان کیا ہو۔ حضرت شیخ الحدیث میں

دونوں وصف بدرجہ اتم موجود تھے۔ دارالعلوم حقانیہ مرحوم کا صدقہ جاریہ، سلسلہ تعلیم مرحوم کا علم نافع اور باقیات صالحات، صالح اور نیک اور عالم اولاد مرحوم کے لئے گویا کہ تسلسل عمل اور نہ منقطع ہونے والا اجر وثواب ہے اور اب جہاد افغانستان میں ان کے ہزاروں تلامذہ اور باکردار فضلاء ایک ایسا عمل اور عظیم صدقہ جاریہ ہے کہ قیامت تک اس کے اثرات اور برکات حضرت شیخ الحدیثؒ مرحوم کے نامۂ اعمال میں درج ہوتے رہیں گے۔

افغان اتحاد کونسل کے سابق صدر اور حزبِ اسلامی افغانستان کے امیر مولوی محمد یونس خالص نے اپنی تقریر میں کہا۔

استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیثؒ نے ہمیں قرآن اور حدیث کا سبق پڑھایا لیکن اس کے ساتھ ساتھ عملاً جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کی مساعی کی ترغیب بھی دی۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آرام سے نہیں بیٹھو گے۔ دین کی خدمت کرو گے۔ دین کو سربلند رکھو گے۔ ہر صورت میں ہر جگہ دین ہی کا، شریعت کا اور علم دین کا کام کرو گے۔ تدریس کی شکل میں، کبھی تبلیغ کی شکل میں، کبھی وعظ اور نصیحت کی شکل میں۔ اور کبھی باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے جہاد کی شکل میں۔ خدا کا شکر ہے کہ اللہ پاک نے حضرتؒ کو ان کی زندگی میں ان کی روحانی اولاد، دارالعلوم کے فضلاء کا ہر محاذ پر، دین اسلام کے ہر پہلو پر کام کرتے دکھا دیا۔ خاص کر حضرتؒ نے ہم سے جہاد کے لئے جو عہد لیا تھا آج خدا کا فضل ہے کہ افغانستان کے ہر سنگر میں ہم گنہگار اور ان کے تمام فضلاء اس کو ملحوظ رکھے ہوئے ہیں۔ حضرتؒ ہمارے جہاد افغانستان کے سرپرست تھے۔ یہ سب ان کی معاونت تھی۔ انہوں نے ہمیں جہاد کے لئے محاذ جنگ کے جرنیل دیئے مجاہد اور غازی دیئے انہوں نے ہمیں ایک سپر پاور اور بڑی طاقت سے مقابلہ کے لئے مفید مشوروں سے حوصلہ دیا۔ پرخلوص اور غائبانہ دعاؤں سے ہماری مدد کی۔ ان کے شاگرد ہر محاذ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہ دارالعلوم حقانیہ ہماری مادر علمی ہے۔ مجاہدین کی چھاؤنی ہے۔ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے باقیات صالحات سے ہے۔ اب ہمیں توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ حضرتؒ کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی اپنے والد گرامی قدر کی طرح ہماری سرپرستی فرمائیں گے جس طرح حضرت کی زندگی میں انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور معاونت کی اسی طرح ان کی وفات کے بعد بھی وہ ہمارے ساتھ جہاد کے مشن کی تکمیل میں شریک رہیں گے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ اور جہاد ہم سب کے لئے ایک فریضہ ہے۔ حضرتؒ کی وفات سے مجاہدین یتیم رہ گئے ہیں اور محاذ جنگ کے سنگروں کی روحانی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں۔ تاہم ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک زندگی ہے ہم نے حضرتؒ سے جو عہد کیا تھا اس کو آخری دم تک نبھاتے رہیں گے۔

جبہہ اسلامی افغانستان کے امیر مولانا صبغۃ اللہ مجددی نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

تین ماہ بعد اب جب پاکستان حاضر ہوا ہوں تو حد درجہ غم وحزن، رنج وملال ہوا اور دل ٹکڑے ٹکڑے سے ہے۔ عالم اسلام کی دو اہم شخصیتوں کے تعاون اور سرپرستیوں سے مسلمان امت بالخصوص افغان مجاہدین محروم ہو گئے ہیں۔ ایک علمی وروحانی شخصیت، جس نے میدانِ جہاد میں افراد قوت کے اعتبار سے علماء اور فضلاء مرحمت فرماتے وہ حضرت مولانا